سوال

میرے بھائی نے ایک عورت سے شادی کی جسے آنکھوں میں ٹیڑھ پن کی بیماری ہے، اسے اس کی بیماری کے بارہ میں دوماہ قبل علم ہوا، اسے صرف اتنا علم تھا کہ اس کی نظر کمزور ہے، پھر شادی ہوگئی اوراب میں متردد ہے کہ آیا اسے رکھے یا کہ چھوڑدے کیونکہ بچوں کی تربیت پراثر پڑیگا اب وہ مستقل طورپراپنی ساس کے ساتھ اختلاف میں رہتا ہے کیونکہ وہ بہت غلط زبان استعمال کرتی ہے، میرے بھائی کا خیال ہے کہ ساس نے اس پرجادوکردیا تھا کہ وہ اس کی بیٹی سے شادی کرلے، اوراب وہ اپنے اعصاب پربھی کنٹرول نہیں رکھ سکتا، بلکہ اکثراوقات بیوی کومارتا رہتا ہے، اوراسے قبیح اورغلط قسم کے الفاظ کہتا ہے برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ ان دونوں کی مصلحت کےلیے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے، اوردوروسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

آپ نے جوبیان کیا ہے کہ اس کی آنکھ میں جوٹیڑھ پن ہے یہ ان عیوب میں شامل نہیں ہوتا جسے فقہاء کرام نے خاوند کےلیے فسخ نکاح اختیار کرنے کا سبب قرار دیا ہے

اور بعض علماء مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہ اللہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ بھی اسے ہی راجح قرار دیتے ہیں کہ :

ہر وہ عیب جوخاونداور بیوی کےلیے نفرت کا باعث بنتا ہو، اوراس سے نکاح کا مقصد محبت ومودت اورپیار حاصل نہ ہوتواس سے فسخ کا اختیار حاصل ہوجاتا ہے "

دیکھیں : زادالمعاد(163/5).

اس بنا پر ہراس عیب کی بنا پرفسخ کا اختیار حاصل ہوگا جونکاح کے مقصد محبت وپیار اور مودت اوراولاد کے حصول میں مانع ہو

لیکن آپ کے بھائی کواس عیب کا علم ہوبھی گیا اوراس سے وہ کچھ صادر ہوا ہے جواس کی رضا پر دلالت کرتا ہے، وہ یہ کہ اس نے اپنی بیوی سے معاشرت مکمل کی اورنکاح فسخ کرنے میں جلدی نہیں کی، یہ چیز فقہاء کرام کے ہاں رضامندی کوواجب کرتی ہے، اوراسے فسخ نکاح کا حق نہیں ہے

لیکن آپ کوعلم ہے کہ طلاق خاوند کا حق ہے، اس لیے جب خاوند دیکھے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحیح زندگی بسر نہیں کرسکتا، اوروہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے محبت والفت اورسکون حاصل نہیں کرسکتا جوکہ نکاح کی اساس وبنیاد ہے توپھر اسے طلاق دینے کا حق حاصل ہے

اس طرح کی حالت میں یہی نصیحت کی جاتی ہے کہ اس بیوی پرصبر کیا جائے، اور مشکلات کوحل کرنے کی کوشش کی جائے، اگر بیوی کی والدہ اس مشکل کا بنیادی سبب ہے توبہتر یہی ہے کہ ساس سے دور رہا جائے، اور رہائش دوسری اختیار کرلی جائے

اگرآپ کا بھائی اسی رہائش میں رہتا ہے جہاں ساس رہتی ہے یا پھراس کے قریب کہیں رہتا ہے تووہ اس سے دوررہائش اختیارکرلے، اورساس کے ساتھ صرف ٹیلی فون پررابطہ رکھا جائے اورتھوڑی سی ملاقات ہو

اوراگران مشکلات کا سبب بیوی کا برااخلاق ہے توآپ کے بھائی کواپنے متعلق دیکھنا چاہیے کہ کہیں اس کا سبب وہ خود تونہیں ؟ اور بیوی کے ساتھ اس کے معاملات اس کا سبب تو نہیں بن رہے ؟

کیونکہ ہوسکتا ہے آپ کے بھائی اپنی بیوی کے ساتھ معاملات کرنے کا انداز اور اسلوب صحیح نہ ہو، اور کثرت سے اسے مارنا اور اسے گالیاں دینا ہی اس کے برے اخلاق کا سبب بن رہا ہو

آپ کے بھائی کو اس سلسلہ میں تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرنا چاہیے، اور ہر قسم کے وسائل کے ساتھ ان مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کریں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ سبحانہ وتعالی اس میں بہت زیادہ بھلائی پیدا کر دے النساء (19).

اور اگر مشکلات میں اور اضافہ ہوجائے، اور وہ دیکھے کہ اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں، یا پھر دیکھے کہ اس کی جانب سے بیوی کو مانوس کرنے اور اس سے محبت کرنے کی کوئی راہ نہیں ہے اور وہ اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا تو پھر اسے طلاق دینے میں کوئی حرج والی بات نہیں

لیکن اس حالت میں بیوی سے دخول کرنے کی بنا پر خاوند بیوی کو پورا مہر ادا کریگا

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

34589